کبیر والا میں آٹھ سال تسلسل کے ساتھ مسندِ تدریس کو رونق بخشی۔ ۱۹۸۶ء سے آپ اپنے استاذ گرامی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی خواہش پر باب العلوم کہروڑ پکا تشریف لائے اور ۱۹۹۶ء تک یہاں تشنگانِ علم کو سیراب کیا۔ کبیر والا کے دورِ تدریس میں ’’صادق آباد مل‘‘ ملتان میں خطبۂ جمعہ کا آغاز کیا۔ مل کے قریب جناب فقیر محمدؒ نے ۱۹۸۲ء میں ایک ایکڑ زمین مدرسہ کے لیے عطیہ کی تو آپؒ نے جامعہ قادریہ حنفیہ کی بنیاد ڈالی۔ اِس وقت ۳۲ کنال کے رقبہ پر جامعہ قائم ہے۔ ۱۹۹۶ء میں آپ نے جامعہ میں اپنی تدریس کا آغاز کیا۔ ۲۰۰۴ء سے دورۂ حدیث شریف شروع ہوا۔ اس وقت تک دورۂ حدیث شریف سے فراغت حاصل کرنے والے علماء کی تعداد سات صد کے لگ بھگ ہے۔ حفظ و ناظرہ و تجوید کی تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہوگی۔

مولانا محمد نوازؒ نے بلند نسبتوں کی حامل علمی و روحانی شخصیت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ سے دورہ تفسیر پڑھا اور بیعت کی نسبت سے بھی سرفراز ہوئے۔ حضرت بہلویؒ کے جانشین مولانا عبدالحئی بہلویؒ سے آپ کو خلافت ملی۔ مولانا محمد نواز بیک وقت جہاں متبحر عالمِ دین، تدریس کے ماہر، اعلیٰ درجہ کے خطیب تھے، وہاں وہ تصوف وسلوک کے بھی نامی گرامی شیخِ وقت تھے۔

مولانا محمد نواز سیالؒ کم گو، مگر زیرک اور معاملہ فہم اصحابِ رائے علمائے کرام میں شامل تھے۔ آپ امانت ودیانت، تقویٰ واخلاص کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔ آپ کے وجود سے علم وعمل کا وقار قائم تھا۔ آپ اسلاف کی اعلیٰ روایات کے علم بردار تھے۔ آپ ایک متحرک دینی رہنما تھے۔ تمام فتن کے خلاف ہمیشہ نبرد آزما رہے۔

مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی رحمۃ اللہ علیہ

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کے شاگرد، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے قدیم فاضل، جامعہ صدیقیہ بہاول پور و جامعہ دار العلم بہاولپور کے شیخ الحدیث، مدرسہ قاسمیہ خانقاہ شریف و مسجد قاسمی کے بانی و مہتمم، حضرت سیّد نفیس الحسینیؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹیؒ، نواسی سال کی عمر میں ۴؍شوال المکرم ۱۴۴۶ھ مطابق ۳؍اپریل ۲۰۲۵ء بروز جمعرات ۲ بجے دن بہاول پور میں اس دارِ فانی سے رحلت فرماگئے، إنّا لله وإنّا إليه راجعون، إن لله ما أخذ ولهٗ ما أعطىٰ وكلّ شيء عندهٗ بأجل مسمّى!

قطب الارشاد مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز اور دیوبند کے فاضل مولانا محمد عبداللہ (دھرم کوٹ ضلع فیروز پور شرقی پنجاب انڈیا) کے ہاں ۱۹۳۶ء میں آپؒ پیدا ہوئے۔ اسکول کی تعلیم اور قرآن مجید حفظ کا یہاں سے آغاز ہوا۔ آپ کا ننھیال میاں چنوں میں تھا، تقسیم کے بعد یہاں آگئے۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم جگرانوی کے مدرسہ سے قرآن مجید حفظ مکمل کیا۔ ابتدائی کتب جامعہ خیر المدارس ملتان میں مولانا محمد

صدیق جالندھری، مولانا فیض احمد صاحب سے پڑھیں۔ مولانا قاری لطف اللہ کی شہادت کے باعث مولانا محمد عبداللہ رائے پوری خیر المدارس سے جامعہ رشیدیہ ساہیوال تشریف لے گئے تو مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی کو بھی آپ ساہیوال ہمراہ لے گئے۔ موقوف علیہ آپ نے دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے کیا۔

مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی دورہ حدیث کے لیے ۱۹۵۹ء میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے ہاں (مدرسہ عربیہ اسلامیہ سابقاً) جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن حالاً کراچی میں داخل ہوئے۔ آپ کے پاس شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ کا سفارشی رقعہ بھی تھا، لیکن داخلۂ امتحان میں اتنے نمبر مل گئے کہ رقعہ پیش کرنے کی ضرورت نہ پڑی اور آپ کو دورہ حدیث شریف میں آسانی سے داخلہ مل گیا۔

۱۹۶۰ء میں دورہ حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کی۔ یہ وفاق المدارس کے تحت مدارس کا پہلا امتحان تھا۔ تب حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ وفاق کے سرپرست اور حضرت مولانا مفتی محمودؒ سیکرٹری جنرل تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی کو وفاق المدارس کے پہلے سال رول نمبر (ایک) الاٹ ہوا۔ یوں آپ نے وفاق المدارس کے پہلے فاضل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ وفاق المدارس میں دوسری اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں آپ کی پہلی پوزیشن آئی۔

جامعہ حسینیہ سلانوالی، گول مسجد اوکاڑہ، جامعہ حقانیہ یزمان منڈی، چک نمبر ۱۰۸ ضلع بہاول پور میں بھی آپ پڑھاتے رہے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی ترغیب پر موضع پکا نز دبستی کرانیاں اڈہ مقبول آباد نزد خانقاہ مبارک ضلع بہاول پور میں مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی اپنے دو بھائیوں کے ساتھ خوشاب سے یہاں منتقل ہوگئے۔ آپ نے خانقاہ مبارک میں سمہ سٹہ روڈ پر مدرسہ قاسمیہ کی بنیاد رکھی۔ عظیم الشان مسجد قاسمی تعمیر کرائی۔ قرب وجوار میں کئی مساجد آپ کی تحریک وسرپرستی میں قائم ہوئیں۔

۱۹۷۸ء سے جامعہ صدیقہ پھر جامعہ دار العلم بہاول پور میں آپ شیخ الحدیث کے طور پر تادم آخر بخاری شریف مکمل پڑھاتے رہے۔ تقریباً پچاس مختلف موضوعات پر آپ کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف ہیں۔ آپ تدریس کے ساتھ ساتھ اسی جامع مسجد قاسمی میں خطابت اور یومیہ درسِ قرآن کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے۔ آخر عمر میں اپنا مکان مسجد کو وقف کر کے مسجد میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔ آپ کی ہزاروں کتب پر مشتمل لائبریری تھی جو آپ نے مسجد و مدرسہ کے لیے وقف کر دی تھی۔

بیعت کا تعلق شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے تھا۔ ان کے خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینیؒ سے آپ مجازِ بیعت ہوئے۔ آپ ایک متبحر عالم دین، ماہر استاذ، شیخ الحدیث، قادر الکلام، خطیب ومناظر، نامور مصنف اور شہرۂ آفاق نعت گو وشاعر تھے۔ وفات کے اگلے روز جمعہ کو صبح آٹھ بجے جنازہ ہوا۔ دینی مذہبی وسیاسی پوری قیادت کے ساتھ علماء وصلحاء کا اتنا بڑا اجتماع تھا کہ خانقاہ مبارک کا سب سے بڑا تاریخی جنازہ ہوا۔